www.ilmkidunya.com

باب 8

پاکستان میں خواتین کو بااختیار بنانا
(Women Empowerment in Pakistan)

حاصلاتِ تعلم

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- قرآن وسنّت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق کی مختصر تاریخ بیان کر سکیں۔
2- تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار بیان کر سکیں۔
3- 1947ء سے تا حال قومی ترقی میں خواتین کی خدمات پر بحث کر سکیں۔
4- تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف کر سکیں اور آئینی دفعات کے حوالے سے اس کے معاشرے پر اثرات بیان کر سکیں۔
5- پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومت کے اقدامات پر بحث کر سکیں۔
6- خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومت کے اقدامات بیان کر سکیں۔

www.ilmkidunya.com

قرآن وسنّت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق
(Women's Rights in Islam in the light of Quran and Sunnah)

اسلام دینِ فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں۔ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام میں جنس کی بنیاد پر عورت اور مرد کی کوئی تفریق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں ہی اس کی مخلوق ہیں۔ قرآن وحدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام، اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے:

(ترجمہ) اے لوگو! اپنے ربّ (کی نافرمانی) سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان (آدم علیہ السّلام) سے پیدا فرمایا اور اُسی سے اُس کی زوجہ (حوا علیہا السّلام) کو پیدا فرمایا اور پھیلا دیے (زمین پر) اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر: 1)

عورت وہ لفظ ہے جو انسان کو عزّت وحرمت سے آگاہ کرتا ہے اور جس کے وجود سے کائنات میں رنگ ہے۔ تمام مذاہب بشمول اسلام ہر قسم کے نسوانی تشدّد کی مذمت کرتے ہیں۔ اسلام نے خواتین کو حکومت، سیاست، قیادت، انتظامات اور مشاورت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں اہم ذمہ داریاں سونپ دیں۔ اکثر عورتیں اس تصوّر کی بنا پر تشدّد کا شکار ہوتی ہیں کہ وہ مردوں کی نسبت کم تر ہیں۔ بہر حال قرآنِ مجید اس بات کی ترجمانی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مَردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

- (اللہ نے فرمایا) بے شک میں ضائع کرنے والا نہیں ہوں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت تم ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو۔ (سورۃ آلِ عمران، آیت نمبر: 195)
- جو شخص بھی نیک عمل کرے (خواہ) مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ضرور ہم اسے زندہ رکھیں گے پاکیزہ زندگی کے ساتھ اور ضرور اُنھیں ان کا اجر عطا فرمائیں گے ان کے بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔ (سورۃ النحل، آیت نمبر: 97)

عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اُسے زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لڑکی کو رحمت بنایا اور گھر کا سکون بنایا۔ اسلام کا سورج طلوع ہوا تو عورت کو ظلم کے ان اندھیروں سے نجات ملی۔ اسلام نے عورت کو ذلّت سے چھٹکارا دلا کر عزّت و حُرمت سے نوازا۔ عورت کو زندہ دفنانے کی جاہلانہ رسم ختم ہوئی۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مَردوں کے مساوی حقوق دیے اور عورت کی حیثیت مستحکم کی۔

اسلام نے عورت کو مساوی حقوق، عزّت کا تحفظ، وراثت میں حصہ، حقِ مہر، خلع کا حق، تعلیم و تربیت کا حق، علیحدگی کی صورت میں اولاد رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق اور مشاورت کا حق عطا کیا۔ اگر عورت کے پاس ذریعہ روزگار ہو تب بھی اسلام نے یہ نہیں کہا کہ وہ اولاد کی کفالت کرے۔ یہ ذمہ داری والد کی ہے۔ ماں بہن بیٹی اور بیوی کی شکل میں اسلام نے ہر رشتے سے عورت کا ترکے میں حصّہ رکھا ہے۔

اسلام میں عمل اور اجر میں مرد و عورت مساوی ہیں، چناں چہ قرآنِ مجید میں واضح کر دیا گیا کہ:

(ترجمہ) مردوں کے لیے اُس میں سے حصّہ ہے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اُس میں سے حصہ ہے جو انھوں نے کمایا اور اللہ سے اُس کا فضل مانگتے رہو بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر: 32)

مزید فرمایا: اور جو نیک عمل کرے گا (خواہ) وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو وہی لوگ جنّت میں داخل ہوں گے اور اُن پر ایک تل کے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر: 124)

قرآنِ مجید کے علاوہ کئی احادیث رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں بھی عورتوں کے حقوق و فرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔ خود دو جہاں کے محبوب حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ: "جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنّت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔" (سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1913)

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک حدیث میں فرمایا: "عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔"

دوسری جگہ فرمایا: "تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنّت میں ضرور داخل ہوگا۔" (سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1911)

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مزید فرمایا:

"دین آسان ہے، لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، لوگوں کو مشکلات میں مت ڈالو۔" (صحیح بخاری)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے عورت کو نہ صرف باوقار بنایا بلکہ اُسے چادر اور چار دیواری کی صورت میں تحفظ بھی عطا کیا۔

حج کے موقع پر صفا و مروہ کے مقام پر، حضرت ہاجرہ علیہا السّلام کی سُنّت کی پیروی کرتے ہوئے سعی کا رُکن ادا کرنے سے اسلام میں خواتین کا مقام و مرتبہ اُجاگر ہوتا ہے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السّلام حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے لیے خوراک اور پانی تلاش کرنے کے لیے صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں، آپ علیہا السّلام کا یہ عمل خالقِ کائنات کو اتنا پسند آیا کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (دوڑنا) حج کا رُکن ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مردوں اور عورتوں پر لازم قرار دیا کہ وہ فریضۂ حج کی تکمیل کے لیے حضرت ہاجرہ علیہا السّلام کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں۔

حضور پاک خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے

www.ilmkidunya.com

دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

بعثتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرتی اصلاحات کے لیے جدوجہد کے سلسلے کا اہم پہلو دنیا و رعرب کے مظلوم اور محکوم طبقات خصوصاً خواتین، خدام اور یتیموں کو بنیادی حقوق مہیا کرنا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاریخ اسلام میں خواتین کے کارناموں کی وہ مثالیں ہیں جو ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدم رہیں اور مشکل کی گھڑیوں میں مسلم خواتین کی راہنمائی کرتی رہیں۔ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دنیا اور آخرت دونوں میں بحیثیت انسان، مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ ان کو آخرت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا اور جزا دی جائے گی جو انھوں نے اس دنیا میں انجام دیے ہوں گے۔

تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار
(Women's Role in Pakistan Movement)

مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خاں، بیگم جی اے خاں، بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر، بیگم گیتی آرا، بیگم ہدم کمال الدین، بیگم فرخ حسین، بیگم زریں سرفراز، بیگم شائستہ اکرام اللہ، فاطمہ بیگم، بیگم وقار النسا نون اور لیڈی نصرت ہارون سمیت متعدد ایسی عظیم خواتین ہیں جنھوں نے برصغیر کی مسلم خواتین میں آزادی کے حصول کا شعور بیدار کر کے انھیں قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار کے لیے منظم کیا۔

قائداعظم رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کے قدم بہ قدم ساتھ رہیں اور مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی متحرک ممبر تھیں۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو مسلم لیگ کی رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔
مارچ 1940ء میں لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی راہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبانی کا فریضہ انجام دیا اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی فاطمہ صغریٰ تحریکِ پاکستان کی فعال رکن تھیں۔ اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی، انھیں حراست میں لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہی۔

بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روحِ رواں تھیں اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر اس دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

بیگم رعنا لیاقت علی خاں پاکستان کی پہلی خاتونِ اول، پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں کی بیگم تھیں۔ انھوں نے قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا-APWA) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

تحریکِ پاکستان کی رہنما بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اپنی خوشدامن "بی اماں" کے ہمراہ تحریکِ خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے نہ صرف خواتین بلکہ مردوں میں بھی سیاسی شعور بیدار کیا۔

www.ilmkidunya.com

بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے گہرے دوست سر شاہ نواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمایندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں بھی شریک ہوئیں۔

لیڈی نصرت ہارون نے بھی تحریکِ خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں "اصلاح الخواتین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مختصراً تحریکِ پاکستان میں خواتین نے بے شمار رکاوٹوں کے باوجود اہم کردار نبھائے۔

قیامِ پاکستان 1947ء سے عہدِ حاضر تک قومی ترقی میں خواتین کی خدمات
(Women's Contribution in National Development From 1947 Till Now)

2023ء کی ڈیجیٹل مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں اہم ترین حیثیت رکھتی ہیں۔ پاکستان میں ہر شعبۂ زندگی میں وہ اپنی صلاحیتوں اور کارکردگی کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔ پاکستان کی خواتین اپنے ملک کی تعمیر و ترقی اور سماجی بہبود کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ پاکستان میں خواتین قریباً تمام بڑے شعبوں میں مثلاً سیاست، صحت، تعلیم، کھیل، فوج اور میڈیا میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں اور یہ ثابت کر رہی ہیں کہ وہ ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ یہ باہمت خواتین کامیابیوں اور نئی جہتوں کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

محترمہ فاطمہ جناح

بیگم نصرت بھٹو

محترمہ بے نظیر بھٹو

محترمہ کلثوم نواز

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا

محترمہ مریم نواز شریف

محترمہ فاطمہ جناح (1893ء - 1967ء) تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں قائدِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے شانہ بہ شانہ ساتھ رہیں اور انھوں نے مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ محترمہ فاطمہ جناح صدر ایوب خان کے دورِ حکومت میں 1960ء سے 1967ء تک قائدِ حزبِ اختلاف رہیں۔

1979ء میں جب سابق وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی تو پاکستان کی سابق خاتونِ اوّل بیگم نصرت بھٹو (1929ء - 2011ء) دورِ آمریت میں پاکستانی سیاست کا ایک نمایاں کردار بن کر اُبھریں۔ آپ پاکستان پیپلز پارٹی کی 1979ء سے 1983ء تک چیئرپرسن رہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو (1953ء-2007ء) دو مرتبہ پاکستان کی وزیرِ اعظم رہیں۔ وہ مسلم دنیا کی پہلی خاتون وزیرِ اعظم تھیں۔ محترمہ کلثوم نواز (1948ء-2018ء) ایک بہادر خاتون تھیں جنھوں نے آمریت کے دور میں 1999ء سے 2008ء کے دوران جمہوریت کی بحالی کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا (1956ء) پاکستان کی وہ پہلی خاتون ہیں جو 2008ء سے 2013ء تک قومی اسمبلی کی اسپیکر رہیں۔

محترمہ مریم نواز شریف (1973ء) پنجاب کی پہلی خاتون وزیرِ اعلیٰ ہیں۔ انھوں نے 2024ء میں پنجاب کی وزیرِ اعلیٰ کا حلف اٹھایا۔ ان کی حکومت نے پنجاب میں مختلف شعبوں مثلاً صحت، تعلیم، توانائی، زراعت اور انفراسٹرکچر وغیرہ میں

www.ilmkidunya.com

متعدد نئے منصوبوں اور پروگراموں کا آغاز کیا ہے۔

محترمہ بلقیس ایدھی

سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی (2022ء-1947ء) کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل رہیں۔ بلقیس ایدھی نے اپنی پوری زندگی پاکستان کے نہایت پسماندہ، دکھی اور بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کردی۔ حکومتِ پاکستان نے بلقیس ایدھی کو ان کی خدمات کے صلے میں تمغائے امتیاز سے نوازا۔

جسٹس عالیہ نیلم

محترمہ نگار جوہر خان

شمشاد اختر

ملک کے بینکوں اور اہم اداروں میں بھی خواتین اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ شمشاد اختر (1954ء) سٹیٹ بینک آف پاکستان کی 2006ء سے 2009ء تک گورنر رہ چکی ہیں۔ انھوں نے 2023ء سے 2024ء تک بطور وزیرِ خزانہ پاکستان بھی فرائض انجام دیے۔

محترمہ نگار جوہر خان (1965ء) افواجِ پاکستان میں لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر فائز ہونے والی پہلی خاتون ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان آرمی میڈیکل کور سے تھا۔ انھوں نے افواجِ پاکستان میں 1985ء سے 2022ء تک خدمات انجام دیں۔ ان کی گراں قدر خدمات کے صلے میں انھیں ہلالِ امتیاز (ملٹری) اور تمغائے امتیاز (ملٹری) سے نوازا گیا۔

خواتین عدالتوں میں بطور وکیل اور جج کے فرائض بھی انجام دے رہی ہیں۔ اس کی نمایاں مثال محترمہ جسٹس عالیہ نیلم (1966ء) ہیں جو 2024ء میں لاہور ہائی کورٹ کی پہلی خاتون چیف جسٹس بنیں۔

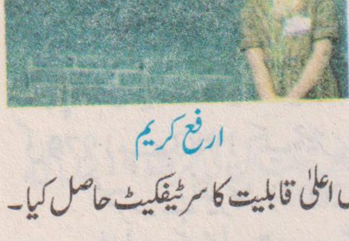

ارفع کریم

ثمینہ بیگ

ثمینہ بیگ (1990ء) پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو دنیا کی بلند ترین چوٹیاں ماؤنٹ ایورسٹ اور کے۔ ٹو کو سر کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے دنیا کے سات براعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو سر کر کے عزم و ہمت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

پاکستان کی بیٹی ارفع کریم (2012ء-1995ء) نے صرف 9 سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ حکومتِ پاکستان نے انھیں صدارتی تمغہ برائے حسنِ کارکردگی سے نوازا۔

تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف
(Definition of Violence and Violence Against Women)

عالمی ادارۂ صحت کے مطابق تشدّد جسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے، جس میں زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔ خواتین پر تشدّد، صنفی تشدّد کی ایک قسم ہے جس کی بنا پر عورت کے جسمانی، دماغی اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدّد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

آئینی دفعات کے حوالے سے تشدّد کے معاشرے پر اثرات
(Violence Impacts Upon Pakistan's Society with reference to Constitutional Provisions)

دنیا کے دیگر حصّوں کی طرح پاکستان میں بھی خواتین تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔ پاکستان میں خواتین پر مختلف طریقوں سے تشدّد کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قتل، ہراساں کرنا، تیزاب پھینکنا، گھریلو تشدّد اور تسلی بخش جہیز نہ لانے پر سسرال کی طرف سے تشدّد وغیرہ۔ تشدّد نہ صرف جسمانی ہوتا ہے بلکہ یہ جذباتی اور معاشی تنگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

پاکستان کا موجودہ آئین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ خواتین کسی صورت میں بھی تشدّد کا شکار ہوں۔ تشدّد کے معاشرے پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ معاشرہ بے چینی اور بدامنی کا شکار ہو سکتا ہے۔ معاشرے میں رہتے ہوئے افراد کے حقوق چھینے جا سکتے ہیں۔ معاشرے میں تشدّد کے بڑھنے سے لوگ عدم مساوات اور عدمِ تحفظ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

خواتین پر تشدّد کے بارے میں عام تصوّرات
(Common Ideas About Violence Against Women)

تشدّد کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

1- معاشرے نے اس کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔

2- مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔

3- معاشرے میں عدمِ مساوات اور برابری کا نہ ہونا۔

4- اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں، ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات
(Government's Efforts to Address the Issues of Violence Against Women in Pakistan)

مملکت خداداد پاکستان کا وجود نفاذِ اسلام کے لیے عمل میں لایا گیا یہاں عورتوں پر تشدّد اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن و سنّت کی روشنی میں کئی قوانین تشکیل دیے گئے ہیں۔ ان میں عائلی قوانین 1961ء کے بعض قوانین جو کہ قرآن و سنّت کے مطابق ہیں ان سے حقوقِ نسواں کو تحفّظ حاصل ہوا ہے۔ عورتوں پر مظالم اور ان کے حقوق غصب کرنے سے متعلق اسمبلی اور سینٹ نے ترمیمی بل بھی منظور کیا ہے۔ پاکستان میں عورتوں پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء (Punjab Marriage Restraint Act, 2015)

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو انھیں قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
Sig9 SideA Process Black 01/29/2026 121 pride printers Multana Pakistan

حکومتِ پنجاب کا تحفظِ نسواں ایکٹ 2016ء

(The Punjab Protection of Women Against Violence Act, 2016)

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے ''پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ'' منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ ایکٹ تشدّد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے، جیسے تشدّد کے اظہار، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

خواتین کے تحفّظ اور ان کو با اختیار بنانے میں حکومتی کردار

(Government's Efforts Regarding Women's Protection and Women's Empowerment)

پاکستان میں بہت سی خواتین تشدّد کے خلاف آواز نہیں اٹھاتیں کیونکہ انھیں ناانصافی کے خلاف کوئی معاشرتی امداد میسر نہیں ہوتی۔ اس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے صوبے میں ضلعی سطح پر "انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین" قائم کیے ہیں۔ یہ مراکز صبح سے شام تک کھلے رہتے ہیں اور وہاں کا تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کے تحفظ اور ان کو با اختیار بنانے میں حکومت نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

1- ضلعی سطح پر قائم انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین میں تشدّد سے متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی حاصل ہے۔

2- تشدّد سے متاثرہ خاتون کے پسماندگان کو ضرورت پڑنے پر طبّی، قانونی اور نفسیاتی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ اسی طرح ان کو پناہ گاہیں بھی میسر ہیں۔

3- اگر کسی مرکز میں انھیں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ محافظ ٹیموں سے رابطہ کر سکتی ہیں، جن کے سربراہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز (District Women Protection Officer-DWPO) ہیں۔

4- خواتین ہی ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیوں (District Women Protection Committees-DWPC) کا حصّہ ہیں جو خواتین کو تشدّد سے بچانے کے لیے کسی جگہ بھی داخل ہو سکتی ہیں۔

5- متاثرہ خواتین اگر مرکز نہیں آسکتیں تو ان کے لیے ٹال فری نمبر قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔ یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہے، جہاں خواتین تشدّد کے خلاف شکایات کر سکتی ہیں۔ ہر عورت اپنے موبائل فون یا لینڈ لائن نمبر سے ہیلپ لائن (Helpline) کو کال کر سکتی ہیں۔ ہیلپ لائن آپریٹرز خواتین کی شکایات کے اندراج کی معلومات وغیرہ فراہم کرتے ہیں اور ان کا رابطہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز یا مقامی پولیس سٹیشن اور دیگر ضلعی حکومتی حکام سے کرواتے ہیں۔ ایس ایم ایس (SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان کے 1973ء کے آئین کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ معاشرے کے آزاد اور برابر کے شہری بن سکیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔

1979ء کو اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن (Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women) کو منظور کیا گیا۔

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

-1 ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی کو:

(الف) جلا دیتے تھے (ب) وَنی کر دیتے تھے (ج) زندہ دفن کرتے تھے (د) عزّت دیتے تھے

(ii) اسلام دینِ فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں:

(الف) سب عورتیں (ب) تمام افراد

(ج) سب بچے (د) سب انسان

(iii) قائداعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے شانہ بشانہ تحریکِ پاکستان میں شامل رہیں:

(الف) بیگم [illegible] (ب) محترمہ فاطمہ جناح (ج) بیگم مولانا محمد علی جوہر (د) لیڈی نصرت ہارون

(iv) سماجی خدمات کے حوالے سے مشہور ہیں:

(الف) محترمہ بلقیس ایدھی (ب) ڈاکٹر فہمیدہ مرزا (ج) محترمہ ثمینہ بیگ (د) محترمہ شمشاد اختر

(v) پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے:

(الف) 14 سال (ب) 16 سال (ج) 18 سال (د) 20 سال

(vi) خواتین تشدّد کے خلاف کس نمبر پر شکایات کر سکتی ہیں:

(الف) 1016 (ب) 1030 (ج) 1043 (د) 1085

(vii) پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ" منظور کیا:

(الف) 24 جنوری 2010ء (ب) 16 فروری 2015ء (ج) 24 فروری 2016ء (د) 15 ستمبر 2017ء

(viii) حج کے موقع پر صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا سنّت ہے:

(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی (ب) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی

(ج) حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی (د) حضرت حوا علیہا السلام کی

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ایک حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

(iii) تحریکِ پاکستان میں شامل چار خواتین کے نام لکھیں۔

(iv) سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا کس نے لہرایا؟

www.ilmkidunya.com

(v) لیفٹیننٹ جنرل نگار جوہر خان کا تعلق پاک فوج کی کس کور سے تھا؟

(vi) پنجاب کی موجودہ وزیر اعلیٰ کون ہیں؟

(vii) ارفع کریم کس شعبے میں مہارت رکھتی تھیں؟

(viii) خواتین پر تشدّد سے کیا مراد ہے؟

(ix) پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟

(x) محترمہ کلثوم نواز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(xi) خواتین کے تحفّظ اور ان کو با اختیار بنانے میں حکومتِ پنجاب کے کوئی سے دو اقدامات تحریر کریں۔

(xii) خواتین پر تشدّد کی کوئی سی دو وجوہات تحریر کریں۔

3- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات دیں۔

(i) قرآن وسنّت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

(ii) تحریکِ پاکستان میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔

(iii) پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار کا تجزیہ کریں۔

(iv) آئینی دفعات کے حوالے سے خواتین پر تشدّد کے معاشرے پر اثرات بیان کریں۔

(v) پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں

- پاکستان میں خواتین کو حاصل حقوق کے حوالے سے طلبہ سے چارٹ تیار کروائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ سے خواتین پر تشدّد سے بچاؤ کے موضوع پر بحث کروائیں۔

www.ilmkidunya.com